Regd. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل

روزنامہ — لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم یکشنبہ — خاص نمبر ۶

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۹/۴	۱۲ تبلیغ ۱۳۲۹ ہش	۱۲ فروری ۱۹۵۱ء	نمبر ۳۵

نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۱ فروری ۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کل سے دل پر کمزوری اور گھبراہٹ محسوس ہو رہی ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

پیر معین الدین صاحب لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۱۰ فروری ۔ مکرم جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ پیر معین الدین صاحب ریسرچ سکالر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ہوائی جہاز کے ذریعہ بخیر و عافیت لنڈن پہنچ گئے ہیں ۔ الحمد للہ !

واگہ میں مہاجرین کے ساتھ بدسلوکی کے خلاف پاکستان کا احتجاج

کراچی ۱۱ فروری ۔ واگہ میں پاکستان آنے والے مہاجرین کے ساتھ جو بدسلوکی ہوتی رہی ہے اس کے خلاف پاکستان نے ہندوستان کی حکومت سے سخت احتجاج کیا ہے ۔ آج ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۲۷ اگست ۱۹۴۹ء کو تین سو مہاجرین کے ایک قافلے کو جس میں عورتیں ۔ بچے اور بیمار بھی شامل تھے ہندوستانی حکام نے واگہ میں تین گھنٹے تک روکے رکھا ۔ جس کی وجہ سے انہیں سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ۔ اگرچہ پاکستانی پولیس اس قافلے کے ہمراہ تھی ۔ پھر بھی ان میں سے پانچ آدمیوں کو بلاوجہ حراست میں لے لیا گیا ۔ پاکستان نے جب یہ تجویز پیش کی کہ مشترکہ طور پر اس واقعہ کی تحقیقات کی جائے تو اسے حکومت مشرقی پنجاب نے منظور نہ کیا ۔

کشمیر کا معاملہ جلد طے ہونا چاہیئے

اوٹاوا ۱۱ فروری ۔ کینیڈا کے وزیر خارجہ نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کشمیر کا جھگڑا جلد طے ہو جانا چاہیئے اگر اس قضیہ نے مزید طول پکڑا تو اس پورے علاقے کو کمیونزم سے سخت خطرہ لاحق ہو جائیگا ۔

کابل میں آتشزدگی

کابل ۱۱ فروری ۔ افغانستان کی حکومت نے بعض مساجد اور درگاہیں شہید کر دی ہیں ۔ جس کی وجہ سے وہاں آتشزدگی اور گڑبڑ کے کئی واقعات رونما ہوئے ہیں ۔ جمعرات کے روز افغانستان کے وزیر اعظم کے محل " قصر صدارت " میں جو آگ لگی تھی اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ عمداً لگائی گئی تھی ۔ یہ آگ کل صبح تک ۔۔ نہ بجھائی جا سکی ۔

بھاولپور ۱۱ فروری ۔ سو سے زیادہ ہندو مرد عورتیں اور بچے جو ریاست سے ہندوستان چلے گئے تھے اب پھر واپس آ کر آباد ہو گئے ہیں ۔

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تا اطلاع ثانی اب ربوہ میں دکانات کیلئے کوئی صاحب درخواست نہ کریں

ناظر امور عامہ

باہمی اختلافات کو پُر امن طریقوں سے طے کرنیکے متعلق پاکستان کی پیشکش

لیک سکیس ۱۱ فروری ۔ کل رات سلامتی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے پاکستانی وفد کے لیڈر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے اس امر کا انکشاف کیا کہ پاکستان کی حکومت نے یہ تجویز پیش کی کہ دونوں ملکوں یعنی ہندوستان اور پاکستان کو یہ اعلان کر دینا چاہیئے کہ وہ باہمی اختلافات طے کرنے کے لئے جنگ نہیں کریں گے اس تجویز کا متن اپنی حکومت کی طرف سے آپ کو پرسوں رات موصول ہوا تھا ۔ تجویز میں کہا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کو اس بات پر راضی ہو جانا چاہیئے کہ اول وہ تمام اختلافات کو پر امن طریقوں سے طے کرنے کی کوشش کریں گے اور اس سلسلے میں سب سے پہلے باہمی مصالحت سے کام لیا جائے گا ۔ دوم اگر مصالحت میں کامیابی نہ ہو سکے تو پھر ثالثی کے ذریعہ اختلافات کو طے کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔ سوم یہ کہ دونوں ثالث کے فیصلوں کے پابند ہوں گے ۔ چنانچہ ۱۵ اگست اور ۶ جنوری کی قراردادوں کے متعلق جو اختلافات پیدا ہوئے ہیں انہیں ثالث کے سپرد کر دینا چاہیئے ۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے اپنی تقریر میں اعلان کیا کہ جنرل مکناٹن نے ۱۲ فروری ۱۹۴۸ء کو جو قرارداد پیش کی تھی ۔ پاکستان نے اسے منظور کر لیا تھا ۔ اسی طرح ۳۰ اپریل ۱۹۴۸ء والی قرارداد بھی اسے منظور ہے ۔ علاوہ ازیں ۱۵ اگست اور ۶ جنوری کی قراردادوں کو عملی جامہ پہنچانے کے لئے جنرل مکناٹن نے جو تازہ ترین تجویز پیش کی ہیں پاکستان انہیں بھی ماننے کے لئے تیار ہے اس کے بعد آپ نے ہندوستانی نمائندوں کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی نمائندے نے سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا ہے کہ پاکستانی فوجوں کی موجودگی اس قضیہ پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہے اور ایک بیا قدم ہوتے ہوئے تصفیہ کے راستے میں روک ہے آپ نے فرمایا پاکستانی فوجیں مئی ۱۹۴۸ء میں داخل ہوئی تھیں ۔ برخلاف اس کے ۱۵ اگست اور ۶ جنوری کی قراردادیں اس کے بہت بعد پاس ہوئیں ۔ تو پھر پاکستانی فوجوں کی موجودگی کو ان قراردادوں کی بعض شرائط کی خلاف ورزی سے کیونکر تعبیر کیا جا سکتا ہے ۔

ہندوستانی نمائندے نے کہا تھا کہ کیا پاکستان نے فوجیں داخل کرنے سے پہلے برطانوی حکومت سے مشورہ کر لیا تھا ۔ اور کیا اس بات کو بھی سوچا تھا کہ اس سے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی لازم آتی ہے ۔ چوہدری ظفر اللہ خاں نے اس کے جواب میں صرف ایک ہی بات کہہ کر پانسہ پلٹ دیا ۔ آپ نے فرمایا جوناگڑھ کی ریاست ستمبر ۱۹۴۷ء میں پاکستان میں شامل ہوئی تھی ۔ لیکن ہندوستان نے اسی سال نومبر میں اپنی فوجیں وہاں داخل کر دیں تو کیا اس نے ایسا اقدام کرنے میں انہیں اخلاقی اور آئینی احتیاط سے کام لیا تھا ؟ جبکہ ہندوستان چھ ماہ قبل جوناگڑھ میں فوجیں اتار کر اس کہیں بڑھ کر اقدام کر چکا تھا تو پھر اب وہ کس منہ سے پاکستان سے اس قسم کا استفسار کر سکتا ہے ۔ آخر میں آپ نے فرمایا ۔ دراصل بات یہ ہے کہ ہندوستان یہ تو چاہتا تھا کہ اس مسئلے کا حل اقوام متحدہ کے ذریعہ ہو لیکن اس کی خواہش یہ تھی کہ جمعیت اقوام وہی فیصلہ کرے جو ہندوستان چاہتا ہے ۔ بعد میں کونسل کا اجلاس ایک ہفتے کیلئے ملتوی کر دیا گیا تا تمام ممبران آئندہ اقدام کے متعلق سوچ بچار کر کے کسی فیصلے پر پہنچ سکیں ۔

حکومت پسماندہ علاقوں کو جلد سے جلد ترقی دینے کی خواہشمند ہے

بلوچستان میں بالآخر نمائندہ حکومت کا قیام عمل میں لایا جائیگا

کوئٹہ ۱۱ فروری ۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے آج سبی میں شاہی جرگے سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ حکومت پاکستان کی کوشش یہ ہے کہ بلوچستان اور اس کی چاروں ریاستوں میں ویسا ہی نظم و نسق قائم کیا جائے جیسا کہ پاکستان کے دوسرے علاقوں میں قائم ہے ۔ بلوچستان کونسل کا قیام اور گورنر جنرل کے ایجنٹ برائے بلوچستان کے مشیروں کا تقرر بالآخر نمائندہ حکومت قائم کرنے کے سلسلے میں پہلا قدم ہے ۔ آپ نے مزید فرمایا کہ آگے چل کر مشیروں کے دائرۂ عمل میں بھی توسیع کی جائے گی ۔ حکومت پسماندہ علاقوں کو جلد سے جلد ترقی دینے کی خواہشمند ہے ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں گذشتہ دو برس کے دوران میں بہت کچھ کیا جا چکا ہے ۔ حکومت عوام کی حالت کو بہتر بنانے کے سلسلے میں اپنی پوری طاقت صرف کر دی ہے ۔

چوہدری محمد ظفر اللہ کی پریس کانفرنس

لیک سکیس ۱۱ فروری ۔ جمعیت اقوام میں پاکستانی وفد کے لیڈر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں پیر کے روز نیویارک کے نامہ نگاروں اور اخبار نویسوں سے ایک پریس کانفرنس میں ملاقات کریں گے ۔

ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل لاہور
۱۲ فروری ۱۹۵۰ء

کتر بیونت اور تحریف کا فنِ لطیف

معاصر روزنامہ "مغربی پاکستان" نے اپنے اس افتتاحیہ میں جیکا ایک ٹکڑا ہم نے کل الفضل میں نقل کیا تھا۔ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مجلس احرار تو تائب ہو چکی ہے۔ لیکن پاکستان کے احمدی اب بھی اکھنڈ ہندوستان کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے ثبوت میں اس نے کسی اشتہار کا حوالہ دیا ہے۔ جو ملتان میں شائع ہوا ہے۔ اور اس اشتہار کا مرتب منیر احمد وینس کو بتایا ہے۔ حالانکہ اس کو اتنا بھی علم نہیں کہ منیر احمد وینس کون ہیں اور کہاں ہوتے ہیں اگر معاصر کو تحقیقات کر کے لکھنے کی عادت ہوتی۔ تو وہ یہ غلطی درست کر سکتا تھا۔ لیکن احرار دوستی کے جوش میں اتنی فرصت ہی کہاں ہے اسے تو احمدیوں کے خلاف احراریوں کی حمایت کرنا ہے۔ خواہ بات بنے یا نہ بنے

معاصر نے بحوالہ اشتہار مذکور الفضل ۵ اپریل ۱۹۴۷ء کی شائع شدہ ایک مجلس عرفان کے کتر بیونت کر کے اقتباس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ احمدی احباب اب بھی اکھنڈ ہندوستان بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اور ان کی یہ مصروفیت مہاسبھائی سی ہے

معاصر نے اصل تحریر میں سے وہ حصہ حذف کر دیا ہے۔ جو اس کے تمام استدلال کو خاک میں ملا کر رکھ دیتا ہے۔ ممکن ہے اشتہار معاصر کو اسی صورت میں ملا ہو۔ پھر بھی معاصر کا فرض تھا کہ وہ اصل تحریر کو دیکھ لیتا۔ اور احراریوں پر اتنا اعتماد نہ کرتا۔ مگر یہاں تو احراریوں کی جائز و ناجائز دوستی پالنا ہے۔ ہم یہاں وہ حصہ جو معاصر یا احراریوں کے مفید مطلب نہیں تھا۔ اور جو انہوں نے حذف کر دیا ہے درج کرتے ہیں۔ جو مخالفین کی ایمانداری پر پوری روشنی ڈالتا ہے۔ فہو ھذا

"اگر خدانخواستہ ایسی صورت پیدا ہو گئی تو ہم مسلمانوں کے ساتھ ہوں گے جو حال ان کا وہی ہمارا۔ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے ہم پر بہت مظالم ڈھائے ہیں۔ ہمیں ان سے نہیں ملنا چاہیئے۔ میں ہمیشہ ان کو یہی جواب دیا کرتا ہوں کہ بتاؤ احمدیت میں کون زیادہ شامل ہوتے ہیں حقیقت میں ہمیں جس قدر ترقی حاصل ہوئی ہے وہ مسلمانوں میں ہی ہوئی ہے۔ میں نے بسا اوقات دیکھا ہے کہ جب کبھی مسلمانوں پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ تو وہ ہمارے ساتھ مل جاتے ہیں۔ اور ان کی عداوت بالکل کالعدم ہو جاتی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ انہیں ضرور ہم سے کوئی حقیقی تعلق ہے۔ اور عداوت عارضی اور ظاہری طور پر ہوتی ہے۔

بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا۔ تو ہم مسلمانوں کا ساتھ دیں گے۔ اگر وہ ہلاکت کے گڑھے میں گریں گے۔ تو ہم بھی ان کے ساتھ ہوں گے۔ اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو بھی بچا لے گا۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ ان کی ہلاکت کے ساتھ ہماری ہلاکت ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ احمدیت کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ البتہ یہ کہنا صحیح ہوگا۔ کہ ان کی ہلاکت ہمارے لئے بہت ضرر رساں ہوگی۔ مگر ہمارے ساتھ ہونے سے اللہ تعالیٰ انہیں بھی کوئی آنچ نہ آنے دیگا۔ ہم نے تو بہرحال بچنا ہی ہے۔ ہمارے طفیل وہ بھی بچ جائیں گے۔"

(الفضل قادیان ۵ اپریل ۱۹۴۷ء)

معاصر "مغربی پاکستان" نے جو کتر بیونت کر کے حوالہ شائع کیا ہے۔ اس میں نہایت کمال کی چالاکی یہ کی ہے۔ کہ اس حوالہ کے آخر سے پانچ چھ سطر اوپر خطوط وحدانی میں مندرجہ ذیل الفاظ اپنی طرف سے داخل کر دیئے ہیں۔

"اسی لیئے جماعت احمدیہ کا الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان کا وجود عارضی ہے۔"

حالانکہ یہ لوگ ہمارے احتجاج کے باوجود ہمیشہ مرزائی یا قادیانی لکھتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ فریب دینے کے لئے کہ گویا یہ بھی الفاظ اصل متن کے ہیں "جماعت احمدیہ" لکھا گیا ہے۔

پھر لطف یہ ہے کہ جو حصہ ہم نے اوپر درج کیا۔ اس کو اڑایا ہے مگر نقوط بھی نہیں دیئے تاکہ سمجھا جائے۔ کہ عبارت مسلسل ہے اور یہاں کچھ حذف نہیں کیا گیا۔

معاصر "مغربی پاکستان" نے جو کتر بیونت کر کے حوالہ شائع کیا ہے۔ اس میں نہایت چالاکی یہ کی ہے۔ کہ اس حوالہ کے آخر سے پانچ چھ سطر اوپر خطوط وحدانی میں مندرجہ ذیل الفاظ اپنی طرف سے داخل کر دیئے ہیں۔

"اسی لئے جماعت احمدیہ کا الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان کا وجود عارضی ہے۔"

حالانکہ یہ لوگ ہمارے احتجاج کے باوجود ہمیشہ مرزائی یا قادیانی لکھتے ہیں لیکن یہاں یہ فریب دینے کے لئے کہ گویا یہ بھی الفاظ اصل متن کے ہیں "جماعت احمدیہ" لکھا گیا ہے۔

ایک بات جو تقسیم سے پہلے کہی گئی تھی۔ اس سے وہ نتیجہ نکالنا جو معاصر نے نکالا ہے کس طرح زیب دیتا ہے۔ معاصر کو چاہیئے تھا کہ وہ احمدیوں کے کسی موجودہ قول و فعل سے اپنا عجیب و غریب نظریہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا۔ تقسیم سے پہلے ہی نہیں بلکہ اب بھی پاکستان کے بڑے بڑے حامیوں کا یہی خیال ہے۔ کہ تقسیم صرف ناگزیر حالات کے ماتحت ہوئی ہے۔ ورنہ ایک مسلمان جس کا اصل کام اشاعت اسلام ہے اکھنڈ ہندوستان ہی نہیں بلکہ اکھنڈ دنیا کا حامی ہونا چاہیئے اور ہے چنانچہ اقبال کا ترانہ بھی اس طرح شروع ہوتا ہے

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا
مسلم ہے ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

حال ہی میں ہز ایکسی لنسی مسٹر محمد علی پاکستانی ہائی کمشنر نے کناڈا میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ

اگر ہندوستان میں مسلمانوں سے ناروا سلوک نہ کیا جاتا تو آج پاکستان نہ ہوتا

(روزنامہ احسان ۲۳ جنوری ۱۹۵۰ء)

کل ہم نے معاصر سے سوال کیا تھا کہ وہ غور فرمائے کہ کیوں احراریوں کی توبہ تو قبول نہیں کی جاتی۔ مگر احمدیوں سے کوئی توبہ ہی نہیں طلب کی گئی۔ اس کی وجہ ظاہر ہے۔ جس کا اندازہ مندرجہ بالا اقتباس سے کیا جا سکتا ہے۔ احراریوں کی مخالفت پاکستان بقول خود معاصر اس لئے تھی کہ وہ

ہندوؤں کے اجیر تھے اور انکی سیاست کا آلہ کار بنکر مسلمانوں کے سیاسی نصب العین کو ناکام بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔

اور اب مسلمان اور حکومت اسی لئے ان کی ہزار بار کی ہوئی توبہ پر اعتبار نہیں کرتی۔ کہ بقول معاصر ایضاً

وہ اب بھی یہی چاہتے ہیں کہ پاکستان کی ہستی کا خاتمہ کر کے پھر اکھنڈ ہندوستان بنا لیا جائے

حالانکہ بقول معاصر ایضاً

پاکستان کی نوزائیدہ اسلامی مملکت کی بقا و استحکام کے لئے ضروری ہے کہ اس کے عوام اور اس کے ارباب انتظام جن کی گردنوں پر پاکستان کے شہریوں کی حفاظت کی ذمہ داریاں ہیں ایسے عناصر کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھیں

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور اعمال نیت سے جانچے جاتے ہیں اور قوموں کے فیصلے جو دیر پا ہوتے ہیں ان کے پیچھے کچھ نہ کچھ حقیقت ضرور ہوتی ہے۔

پھر امام جماعت احمدیہ نے اس ضمن جو کچھ کہا تھا وہ بڑے بڑے زعمائے مسلم لیگ کی رائے سے الگ نہیں تھا۔ اور ان کی نیت کسی ذاتی غرض یا ہندوؤں کا اجیر ہونے کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ محض تبلیغ اسلام کے نقطہ نظر سے تھی اس لئے تمام سنجیدہ مسلمان ان سے بدظن نہیں اور نہ ان سے توبہ کا مطالبہ ہی کرتے ہیں اور وہ تو احراریوں سے بھی توبہ کا مطالبہ نہیں کرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی توبہ تو کوئی معنی نہیں رکھتی یہ لاکھ بار بھی توبہ کریں یقین کس کو آتا ہے۔ وہ تو خود ہی قسمیں کھا کھا کر اپنی وفاداری جتانا چاہتے اور آجکل کے زمانہ میں عوام جھوٹے اور سچے قسمیں کھانے والے کے تیور اچھی طرح پہچان لیتے ہیں۔ ہم معاصر سے پوچھتے ہیں کہ وہ خود ہی خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر بتائے کہ احراریوں نے کونسا تبلیغی کارنامہ سرانجام دیا ہے ان کے متعلق خود مفکر احرار کی رائے کا مطالعہ کرے اور پھر جماعت احمدیہ کے متعلق ان کی رائے دیکھیں۔ دونوں جماعتوں میں یہی زمین و آسمان کا فرق ہے کہ احراریوں کی توبہ پر کوئی ایمان نہیں لاتا۔ مگر احمدیوں سے توبہ طلب ہی نہیں کی جاتی۔

کیا مسلمانوں کو احراری راہنماؤں سے کوئی ذاتی دشمنی ہے؟ ہرگز نہیں۔ لیکن پاکستان کا بچہ بچہ ان کے خلاف شاہد صادق بن کر کھڑا ہے۔ ان کی گالیوں سے اب تک فضا لرزاں ہے۔ اور بازار اور چوک ان کی توبہ پر قہقہے مارتے ہیں۔

لیکن نہیں!

(باقی صفحہ پر)

خطبہ جمعہ

احمدیت کی ترقی بغیر قربانی اور بغیر وقف کے نہیں ہوسکتی

حافظ جمال احمد صاحب کی وفات اپنے اندر ایک نشان رکھتی ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳۰ دسمبر ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

مرتبہ:- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
آج میں ایک اور مضمون کے متعلق خطبہ پڑھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ لیکن جب میں خطبہ پڑھنے کے لئے مسجد میں آنے لگا۔ تو مجھے ایک تار ملی۔ وہ تار مجھے ملی تو ایک دو گھنٹہ پہلے گئی تھی۔ لیکن پڑھی نہیں جاتی تھی۔ بعد میں دفتر والوں نے ملکر اسے پڑھا۔ اس تار سے ایک افسوسناک خبر ملی ہے۔ جس کی وجہ سے میں نے خطبہ کے موضوع کو بدل دیا۔ اب میں اس بارہ میں خطبہ پڑھنا چاہتا ہوں۔

یہ تار جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ماریشس سے آئی ہے۔ اور اس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہمارے وہاں کے مبلغ

حافظ جمال احمد صاحب

فوت ہوگئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اچانک بیماری آئی ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے ان کی بیماری کی کوئی خبر نہیں آئی۔

حافظ جمال احمد صاحب کی وفات اپنے اندر

ایک نشان

رکھتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جب وہ ماریشس بھیجے گئے۔ تو اس وقت جماعت کی مالی حالت بہت کمزور تھی۔ اتنی کمزور کہ ہم کسی مبلغ کی آمد ورفت کا خرچ برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ میں نے تحریک کی کہ کوئی دوست اس ملک میں جائیں اس پر حافظ صاحب مرحوم نے خود اپنے آپ کو پیش کیا۔ یا کسی اور دوست نے تحریک کیا۔ کہ حافظ جمال احمد صاحب کو وہاں بھیج دیا جائے۔ چونکہ پہلے وہاں صوفی غلام محمد صاحب مبلغ تھے اور وہ حافظ تھے۔ اس لئے احباب جماعت نے وہاں ایک حافظ کے جانے کو ہی پسند کیا۔ گو صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے تھے۔ اور ان کی عربی کی لیاقت بھی بہت زیادہ تھی۔ اور حافظ جمال احمد صاحب غالباً مولوی فاضل نہیں تھے۔ ہاں عربی تعلیم حاصل کی ہوئی تھی۔ اور قرآن کریم حفظ کیا ہوا تھا۔ لیکن بہرحال انہیں صوفی صاحب کی جگہ مبلغ بناکر ماریشس بھیجدیا گیا

حافظ صاحب مرحوم کی شادی

مولوی فتح الدین صاحب

کی لڑکی کے ساتھ ہوئی تھی۔ جنہوں نے شروع شروع میں پنجابی میں کام کیا تھا۔ اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے پہلے کے تعلق رکھنے والے دوستوں میں سے تھے۔ ان کے سسرال کے حالات کچھ ایسے تھے۔ کہ ان کے بعد ان کے بیوی بچوں کا انتظام مشکل تھا۔ اس لئے انہوں نے مجھے تحریک کی۔ کہ انہیں بیوی بچے ساتھ لے جانے کی اجازت دی جائے۔ چونکہ اس وقت سلسلہ کی مالی حالت اتنی کمزور تھی کہ پیسے پیسے کا خرچ بوجھل معلوم ہوتا تھا۔ اور ادھر حافظ صاحب مرحوم کی حالت ایسی تھی کہ انہیں اپنے بیوی بچے اپنے پیچھے رکھنے مشکل تھے۔ میں نے کہا کہ میں آپ کو بیوی بچے ساتھ لے جانے کی اجازت دیتا ہوں۔ مگر اس شرط پر کہ آپ کو ساری عمر کے لئے وہاں رہنا ہوگا۔ اس وقت کے حالات کے ماتحت انہوں نے یہ بات مان لی۔ اور سلسلہ اور ان کے درمیان یہ معاہدہ ہوا کہ وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔

ایک لمبے عرصہ کے بعد جب ان کے لڑکے جوان ہوگئے۔ اور لڑکی بھی جوان ہوئی۔ انہوں نے مجھے تحریک کی کہ چونکہ میرے بچے جوان ہوگئے ہیں۔ اس لئے ان کی شادی کا سوال درپیش ہے۔ آپ مجھے واپس آنے کی اجازت دیں۔ تا بچوں کی شادی کا انتظام کرسکوں۔ لیکن میری طبیعت پر چونکہ یہ اثر تھا کہ وہ یہ عہد کرکے وہاں گئے تھے کہ

ہمیشہ وہیں رہیں گے

اس لئے میں نے انہیں لکھا۔ کہ آپ کو اپنے عہد کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ مجھے اپنا عہد یاد ہے۔ لیکن میری لڑکی جوان ہوگئی تھی۔ جس کی وجہ سے مجھے واپس آنے کی ضرورت پیش آئی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں یہیں رہوں۔ تو میں اپنی درخواست واپس لے لیتا ہوں۔ بعد میں محکمہ کی طرف سے بھی کئی دفعہ تحریک کی گئی۔ کہ انہیں واپس بلا لیا جائے۔ لیکن میں نے ہمیشہ یہی کہا کہ انہوں نے عہد کیا ہوا ہے۔ اور اس عہد کے مطابق انہیں وہیں کا ہو رہنا چاہیئے۔ ابھی کوئی دو ماہ ہوئے۔ میں نے سمجھا کہ چونکہ اب حالات بدل چکے ہیں۔ اور اب نیا مرکز بنا ہے۔ اس لئے ان کو بھی نئے مرکز سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دینا چاہیئے۔ میں نے انہیں یہاں آنے کی اجازت دے دی۔ اور محکمہ نے انہیں واپس بلوا بھیجا۔ لیکن

خدا تعالیٰ کا یہ فیصلہ

معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے عہد کو پورا کریں۔ جب تک ان کی اپنی خواہش واپس آنے کی تھی وہ زندہ رہے چونکہ وہ آخری اختیار رکھنے والے نہیں تھے۔ اس لئے اپنی خواہش کے مطابق وہ واپس نہیں آسکتے تھے۔ لیکن جب میں نے اجازت دے دی۔ تو خدا تعالیٰ نے کہا اب ہم اپنا اختیار استعمال کرتے ہیں اور انہیں وہیں وفات دے دی۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارے واقعات اپنے اندر ایک نشان رکھتے ہیں۔ ایک شخص عہد کرتا ہے۔ اور سالہا سال تک اس پر پابند رہتا ہے۔ اس کے بعد وہ اسے توڑتا نہیں۔ مگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے واپس آنے کی اجازت مانگتا ہے۔ لیکن میں اصرار کے ساتھ ان کی درخواستیں رد کرتا چلا جاتا ہوں اور وہ چپ کر جاتا ہے۔ پھر محکمہ بھی اس کے بلانے پر اصرار کرتا ہے۔ لیکن میں اسے واپس بلانے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ بھی نہیں کہ حافظ صاحب کوئی بڑی عمر کے تھے۔ شائد وہ مجھ سے چھوٹے تھے۔ انہوں نے جب خود واپس آنا چاہا۔ تو میں نے ان کی درخواستیں رد کردیں۔ جب محکمہ نے ان کے واپس بلانے پر اصرار کیا۔ تب بھی میں نے اصرار کیا۔ کہ وہ اپنے عہد کو پورا کریں۔ لڑکوں کے متعلق انہوں نے اصرار کیا۔ کہ ان کی تعلیم کا حرج ہو رہا ہے۔ تو میں نے کہا اچھا انہیں یہاں بھیج دو۔ چنانچہ ان کا ایک لڑکا لاہور پڑھتا ہے اور سلسلہ کی طرف سے اسے امداد دی جاتی ہے۔ لیکن قادیان سے نکلنے کے بعد مجھے خیال آیا کہ انہوں نے

نیا ماحول

تو دیکھا نہیں اس لئے انہیں واپس بلا لیا جائے اور اس نئے ماحول سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا جائے۔ میں نے انہیں واپس آنے کی اجازت دی لیکن جب اس حکم پر عمل کرنے کا وقت آیا۔ تو خدا تعالیٰ نے انہیں واپس بلا لیا۔ تا وہ اپنے عہد کو پورا کرنے والے بنیں اور منھم من قضیٰ نحبہ کی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ اس آیت قرآنیہ میں خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ منھم من قضیٰ نحبہ کچھ تو ایسے صحابہؓ ہیں جنہوں نے موت تک اپنے عہد کو نباہا ہے ومنھم من ینتظر اور کچھ ایسے ہیں۔ کہ وہ اس انتظار میں ہیں۔ کہ انہیں موقعہ ملے۔ تو وہ اپنے عہد کو پورا کریں۔ یہ آیت کسی صحابیؓ پر خصوصیت کے ساتھ چسپاں نہیں ہوتی۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ یہ آیت بعض صحابہؓ پر خاص طور پر چسپاں ہوتی ہے۔ چنانچہ

حضرت مالکؓ

ایک صحابی تھے۔ جو کسی اتفاق کی وجہ سے جنگ بدر میں شامل نہیں ہوسکے تھے۔ چونکہ اس وقت حالت ایسی تھی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ پر جانے کا اعلان نہیں فرمایا تھا۔ اسلئے بہت کم انصار آپ کے ساتھ گئے تھے آپ کی شمولیت میں پہلی جنگ جنگ بدر ہوئی تھی۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس جنگ میں مسلمانوں کو معجزانہ طور پر فتح دی اور اسمیں مشرکین عرب کے بڑے بڑے لیڈر مارے گئے تھے۔ اس لئے جو لوگ اس جنگ میں شامل ہوئے انہیں خاص فخر محسوس ہوتا تھا اور وہ لوگ اپنے کارناموں کو بڑے مزے لیکر بیان کرتے تھے اور جو شامل نہیں ہوئے تھے وہ پوچھتے تھے کیا ہوا؟ کیسے ہوا؟ لڑائی میں شامل ہونے والے صحابہؓ جب واقعات سناتے۔ تو جوش میں کہتے یوں مشرکین کا لشکر آیا۔ یوں ہم نے شمشیر زنی کی اور اس طرح ان پر لپکے

اور ان کو مار بھگایا۔ جو صحابہ رضؓ جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ انہیں اپنے آپ پر غصہ آتا۔ اس لئے کہ وہ کیوں اس جنگ میں شریک نہ ہوئے۔ اور کیوں ثواب سے محروم ہوئے۔ دوسرے صحابہ رضؓ تو شرما کر چپ ہو جاتے۔ لیکن حضرت مالک رضؓ کی طبیعت جوشیلی تھی۔ آپ عشق میں ہر اس صحابی رضؓ سے جو اس میں شریک ہوا تھا۔ جنگ کے حالات پوچھتے۔ جب وہ کہتے۔ کہ فلاں فلاں جنگ میں شریک ہوا۔ دشمن کے لشکر میں بہت بڑے بڑے جرنیل تھے۔ اور سامانِ جنگ سے وہ آراستہ تھا۔ اور اس کے مقابلہ میں ہم بے سروسامان تھے۔ مگر ہم نے

شیروں کی طرح

ان پر حملہ کیا۔ اور انہیں مار بھگایا۔ فلاں فلاں لیڈر جنگ میں مارا گیا۔ حضرت مالک رضؓ واقعات جنگ سنتے رہتے۔ جب وہ واقعات بیان کر چکتے۔ تو فرماتے۔ ہوں۔ یہ بھی کوئی بہادری ہے۔ اب اگر کوئی جنگ ہوئی۔ تو میں دکھاؤں گا۔ کہ بہادری کیا ہوتی ہے۔ غرض آپ باتیں سنتے۔ اور بعد میں بڑی حقارت کے ساتھ کہدیتے۔ یہ بھی کوئی بہادری ہے۔ بظاہر یہ کمزوری ایمان کی علامت تھی۔ کہ جو کام کر آئے۔ اسکی کوئی قیمت نہیں۔ اور جو بیٹھا رہے۔ وہ باتیں بنائے۔ لیکن حضرت مالک رضؓ کے نزدیک یہ بڑ نہیں تھی۔ بلکہ انہیں جنگ میں شریک ہونے والوں پر رشک آتا تھا۔ کہ کیا یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مجھ سے زیادہ عاشق ہیں۔ بوجہ اس کے کہ ان کا یہ رویہ عاشقانہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ پر زجر نہیں کی۔ بلکہ ان کی اس روح کی تعریف کی۔ چنانچہ بعد کے حالات نے ثابت کر دیا۔ کہ مالک رضؓ لاف زنی نہیں کرتے تھے۔ سچے عاشق تھے۔ بدر کے بعد جب

احد کی جنگ

ہوئی۔ تو مالک رضؓ بھی شریک ہوئے۔ جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے۔ جنگ ہوئی۔ اور مسلمانوں کو فتح ہوگی۔ فتح کے بعد بعض صحابہ رضؓ کھانے وغیرہ میں لگ گئے۔ کیونکہ وہ بھوکے تھے۔ اور بعض غنیمت اکٹھی کرنے میں مصروف ہوگئے۔ ایک درہ پر کچھ صحابی کھڑے کئے گئے تھے۔ جنہیں یہ حکم تھا۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ وہ اس جگہ سے نہ ہلیں۔ ان سے بھی غلطی ہوئی۔ دشمن کو بھاگتا دیکھ کر انہوں نے کہا۔ چلو تھوڑا سا جہاد ہم بھی کر لیں۔ اور وہ جہاد کے شوق سے اپنی جگہ چھوڑ کر میدانِ جنگ کی طرف بھاگے۔ اس وقت درہ کو خالی پا کر دشمن کے لشکر نے مسلمانوں پر پیچھے سے آکر حملہ کر دیا۔ مشرکین تین ہزار کی تعداد میں تھے۔ اور مسلمانوں کا لشکر پہلے ہی چھوٹا تھا۔ اور پھر فتح کے بعد منتشر ہوگیا تھا۔ بہت تھوڑی تعداد میں صحابی رضؓ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارد گرد جمع تھے۔ اچانک حملہ کی وجہ سے مسلمان اسکی تاب نہ لا سکے۔ اور منتشر ہوگئے۔ یہاں تک کہ ایک وقت میں صرف بارہ آدمی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارد گرد رہ گئے۔ انہوں نے آپ کو بچانے کی کوشش کی۔ لیکن تین ہزار کے مقابلہ میں چند آدمیوں کی مجال ہی کیا ہے۔ ایک ایک آدمی پر جب سو سو حملہ آور ہو گئے۔ تو وہ

کہیں کے کہیں

جا پڑے۔ کچھ تو پیچھے دھکیل دیئے گئے۔ اور کچھ زخمی ہو کر گر گئے۔ آخر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی زخمی ہو کر گرے۔ اور جو آدمی آپ کی حفاظت کر رہے تھے۔ وہ بھی ایک ایک کر کے زخمی ہو کر آپؐ پر گرتے چلے گئے۔ اور آپ لاشوں کے ڈھیر میں دب گئے۔ یہ حالت دیکھ کر کسی صحابی رضؓ نے دوڑ کر خبر دی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ مدینہ تک جو احد سے ۸ میل کے فاصلہ پر تھا۔ یہ خبر پہنچی۔ عورتیں اور بچے دیوانوں کی طرح احد کی طرف دوڑ پڑے۔ مگر سپاہیوں کو جو فتح کے بعد میدان سے ہٹ کر سستا رہے تھے۔ اور جو تھوڑی بہت خوراک ساتھ تھی۔ اسے کھا رہے تھے۔ جب یہ خبر پہنچی۔ تو وہ بہت حیران ہوئے۔ کہ ہم تو فاتح تھے۔ ہماری فتح شکست سے کس طرح بدل گئی۔ وہ لوگ جو دھکیلے گئے تھے۔ ان میں حضرت عمر رضؓ بھی شامل تھے۔ آپ ایک پتھر پر بیٹھ گئے۔ اور اپنی ہتھیلیوں پر سر رکھ کر رونے لگ گئے۔ حضرت مالک رضؓ فتح کے بعد میدان سے ہٹ کر پیچھے چلے گئے تھے۔ آپ نے کھانا کھایا ہوا نہیں تھا۔ غریب آدمی تھے۔ چند کھجوریں جیب میں تھیں۔ وہی کھا رہے تھے۔ اور ٹہل رہے تھے۔ ٹہلتے ٹہلتے آپ حضرت عمر رضؓ کے پاس پہنچے۔ اور آپ کو روتے دیکھ کر کہا۔ عمر رضؓ یہ رونا کیسا۔ کیا آپ

اسلام کی فتح

پر رو رہے ہو؟ حضرت عمر رضؓ نے فرمایا۔ مالک رضؓ تمہیں معلوم نہیں۔ بعد میں کیا ہوا۔ حضرت مالک رضؓ نے کہا۔ مجھے تو کچھ پتہ نہیں۔ صرف اتنا پتہ ہے۔ کہ اسلام کو فتح ہوئی۔ حضرت عمر رضؓ نے فرمایا۔ مالک رضؓ دشمن پھر لوٹا اور مٹھی بھر مسلمانوں پر جو وہاں تھے۔ حملہ آور ہوا۔ وہ حملہ کی تاب نہ لا سکے۔ کچھ مسلمانوں نے مقابلہ کی کوشش کی۔ مگر کچھ پیچھے دھکیل دیئے گئے۔ اور کچھ وہیں ڈھیر ہوگئے۔ اب خبر آئی ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی شہید ہو گئے ہیں۔ حضرت مالک رضؓ ساری کھجوریں کھا چکے تھے۔ صرف ایک کھجور باقی تھی۔ جو ہاتھ میں تھی۔ وہ حیرت سے کہنے لگے۔ عمر رضؓ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تب بھی یہ وقت رونے کا نہیں۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ اب ہمارا اس دنیا میں رہنا بیکار ہے۔ جہاں ہمارا محبوب آقا گیا۔ وہیں ہم کو جانا چاہیئے۔ پھر وہ کھجور جو باقی تھی۔ انگلیوں میں پکڑ کر کہنے لگے۔ میرے اور جنت کے درمیان تیرے سوا اور ہے ہی کیا۔ یہ کہہ کر آپ نے کھجور پھینک دی۔ اور تلوار لے کر اکیلے ہی تین ہزار کے لشکر پر حملہ آور ہوئے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ تین ہزار کے مقابلہ میں ایک کر ہی کیا سکتا ہے۔ آخر آپ شہید ہو گئے۔ کچھ دیر بعد مسلمان لشکر اکٹھا ہو گیا۔ اور دشمن کو دوبارہ شکست ہوئی۔ اور وہ واپس لوٹ گیا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ زخمیوں اور مقتولوں کا پتہ لگاؤ۔ جب زخمی اور مقتول جمع کئے گئے۔ تو مالک رضؓ کا کہیں پتہ نہ لگا۔ حضرت عمر رضؓ نے سارا واقعہ بتایا۔ کہ وہ اس اس طرح دشمن کے لشکر میں گھس گئے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ پھر تلاش کرو۔ تلاش پر ایک لاش کے ٹکڑے مختلف جگہ سے ملے۔ آپؐ نے حضرت مالک رضؓ کی بہن کو بھجوایا۔ کہ وہ اپنے بھائی کو پہچاننے کی کوشش کریں۔ انہوں نے ایک انگلی سے انہیں پہچانا۔ آپ کے جسم کے

ستر ٹکڑے

ہو گئے تھے۔ انگلی انگلی الگ ہو گئی تھی۔ بوٹی بوٹی کا قیمہ ہو گیا تھا۔ ہڈی ہڈی کٹ گئی تھی۔ ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ منهم من قضى نحبه۔ یعنی ہمارے رسولوں کے ماننے والوں میں سے کچھ تو وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے نذریں مانیں۔ اور انہوں نے نذروں کو پورا کر دیا۔ جیسے حضرت مالک رضؓ نے فرمایا تھا۔ کہ اگر مجھے اللہ تعالےٰ نے موقعہ دیا۔ تو میں دکھاؤں گا۔ کہ عاشق کیسے قربانی کرتا ہے۔ ۹۹ فی صدی نذریں ماننے والے جھوٹے ہوتے ہیں۔ مگر مالک رضوان لوگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے نذر مانی اور اسے پورا کر دیا۔ پھر فرماتا ہے کہ و منهم من ينتظر۔ یہ نہ سمجھ لینا۔ کہ یہ لوگ اتنے ہی تھے۔ جو مر گئے۔ نہیں۔ ایک جماعت ابھی باقی ہے جو اس انتظار میں ہے۔ کہ موقعہ ملے۔ تو وہ بھی اپنے عہد کو پورا کرے۔

ہماری جماعت میں بھی خدا تعالےٰ نے ایسے لوگ پیدا کئے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ حافظ جمال احمد رضؓ صاحب بھی انہی میں سے تھے۔ جن کے متعلق خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ منهم من قضى نحبه وہ یہاں سے عہد کر کے گئے تھے۔ کہ وہ وہیں کے ہو رہیں گے۔ جب ہم نے چاہا۔ کہ وہ آجائیں۔ تو خدا تعالےٰ نے کیا۔ نہیں میں ان کا

عہد پورا کروں گا

ماریشس ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں بہت ابتداء سے ہمارے مشن جا رہے ہیں۔ میری خلافت کے دوسرے یا تیسرے سال سے وہاں مشن جا رہے ہیں۔ ایسے پرانے ملک کا بھی یہ حق تھا۔ کہ وہ کسی صحابی رضؓ یا تابعی کی قبر اپنے اندر رکھتا ہو۔ ہم شرک نہیں کرتے۔ ہم قبروں پر سے مٹیاں لینے والے نہیں۔ ہم قبروں پر پھول چڑھانے والے نہیں۔ ہمیں تو یہ بھی سنکر تعجب آتا ہے۔ کہ ابن سعود کے نمائندے بھی قبروں پر پھول چڑھانے لگ گئے ہیں مجھے حیرت آتی ہے۔ کہ اگر کوئی پھول چڑھانے کی مستحق قبر تھی۔ تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر تھی۔ کیا حضرت ابوبکر رضؓ کو پھول نہ ملے۔ کہ وہ آپؐ کی قبر مبارک پر پھول چڑھاتے۔ کیا حضرت عمر رضؓ کو پھول نہ ملے۔ کہ وہ آپؐ کے مزار پر پھول چڑھاتے۔ اگر آپؐ کے مزار پر ان بزرگوں نے پھول چڑھائے ہوتے۔ تو ہم اپنے خون سے پھولوں کے پودوں کو سینچتے۔ تا آپؐ کے مزار پر پھول چڑھائیں۔ مگر افسوس زمانے بدل گئے۔ اور ان کی قدریں بدل گئیں لیکن

ہم موحد ہیں

مشرک نہیں۔ بلکہ ہمیں تو ان موحدوں پر افسوس آتا ہے۔ جو توحید پر عمل کرتے تھے۔ لیکن اب ان کے نمائندے قبروں پر جاتے ہیں۔ اور پھول چڑھاتے ہیں۔ دنیا میں جو لوگ اچھے کام کر جاتے ہیں۔ ان کی قبروں پر جانا اور ان کے لئے دعائیں کرنا ہی ان کے لئے پھول ہیں۔ گلاب کے پھول ان کے کام نہیں آتے۔ عقیدت کے پھول ان کے کام آتے ہیں۔ اور یہ صحیح ہے۔ کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دیتے ہیں۔ ان کے مزاروں پر دعا کرنا بسا اوقات بہت بڑی برکتوں کا موجب ہو جاتا ہے۔ ان سے مانگنا جائز نہیں۔ ہاں ان کی قربانی یاد دلا کر خدا تعالےٰ سے مانگنا چاہیئے۔ جیسے حضرت عمر رضؓ کے زمانہ میں قحط پڑا۔ تو آپ نے دعا کی۔ کہ اے اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ہم آپ کا واسطہ دے کر تجھ سے دعا مانگا کرتے تھے۔ اب وہ تو ہمارے پاس نہیں ہیں۔ ان کے چچا عباس رضؓ کا واسطہ دے کر تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ اس قحط کو دور فرما جیسے لوگ کہتے ہیں۔ بچوں کا صدقہ اسی طرح خدا تعالیٰ سے بھی اس کے پیاروں کا واسطہ دے کر مانگنا جائز ہے میں سمجھتا ہوں۔ کہ

ماریشس

اس بات کا مستحق تھا۔ کہ اس میں کسی صحابی یا کسی ایسے تابعی کی جس کا زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب پہنچتا ہو۔ قبر ہو۔ تا وہ اس کے مزار پر خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ میں نے صحابی یا تابعی اس لئے کہا ہے۔ کہ مجھے معلوم نہیں۔ کہ حافظ صاحب مرحوم صحابی رضؓ تھے یا نہیں۔ جب سے میں انہیں دیکھتا رہا ہوں۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا زمانہ تھا۔ اور اگر میرے دیکھنے پر اسکی بنیاد ہو۔ تو وہ تابعی تھے۔ میں دوسرے نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ احمدیت کی ترقی بغیر قربانی اور بغیر وقف کے نہیں ہو سکتی۔ انہیں بھی اس چیز کا احساس ہونا چاہیئے۔ سینکڑوں ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے وقف کیا۔ مگر سینکڑوں انتظار کرنے والے بھی آگے آئیں۔ تا ان کے نام خدا تعالیٰ کے رجسٹر میں لکھے جائیں۔

جلسہ تقسیم اسناد کا التواء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گلے میں تکلیف کی وجہ سے جلسہ تقسیم اسناد تعلیم الاسلام کالج لاہور فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے۔ تاریخ انعقاد کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔ انشاء اللہ

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

قادیان کے تازہ حالات

درویشوں کی طرف سے سلام اور ہمدردی کا پیغام

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رتن باغ لاہور)

(۱) جو درویش قادیان میں بیمار تھے اُنہیں خدا کے فضل سے آہستہ آہستہ افاقہ ہو رہا ہے۔ بابا اللہ دتہ صاحب اب پہلے کی نسبت کسی قدر اچھے ہیں۔ شیخ غلام جیلانی صاحب کا حبسِ بول کے تعلق میں ابتدائی اپریشن دھاریوال میں ہو چکا ہے۔ اور خدا کے فضل سے اچھا ہوا ہے اور بڑا اپریشن چند دن تک ہو گا۔ محترمی بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی بھی دردِ گردہ کی وجہ سے ایک ہفتہ صاحبِ فراش رہنے کے بعد اب خدا کے فضل سے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں مولوی برکات احمد صاحب ناک اور گلے کی تکلیف کی وجہ سے زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(۲) قادیان کے تازہ خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ جلسہ سالانہ کے بعد تین نئے احمدی دوست ہندوستان کے مختلف حصوں سے آ کر قادیان میں آباد ہوئے ہیں۔

(۳) صحت اور تفریح کی خاطر سے ہمارے قادیانی احباب ورزش اور کھیلوں میں بھی حصہ لیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ دنوں میں ایک والی بال کا ٹورنامنٹ بٹالہ میں ہوا تھا جس میں قادیان کی احمدیہ ٹیم ضلع بھر کی غیر مسلم ٹیموں میں اوّل آئی جس کے انعام میں اُسے ایک بڑا کپ اور چھ چھوٹے کپ ملے ہیں دراصل خدا نے انسانی زندگی کا ایسا قانون مقرر فرمایا ہے کہ جسم کا اثر رُوح پر پڑتا ہے۔ اور رُوح کا اثر جسم پر پڑتا ہے۔ اور رُوح کی چستی اور شگفتگی کے لئے ایک حد تک صحت کا اچھا ہونا بھی ضروری ہے۔ اس لئے ہمارے قادیان کے دوست عبادتوں اور نوافل اور دعاؤں کے پروگرام کے علاوہ جسمانی ورزشوں میں بھی باقاعدہ حصہ لیتے ہیں

(۴) بعض دوست قادیان کے درویشوں کو اپنے سامان وغیرہ کے متعلق لکھتے رہتے ہیں اس تعلق میں امیر صاحب قادیان لکھتے ہیں کہ اپنے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ موجودہ قانون کے ماتحت متروکہ سامان مقامی حکومت کے زیر قبضہ متصور ہوتا ہے۔ اور باہر نہیں جا سکتا۔ پس اس قسم کے خطوط قادیان بھیج کر اپنے دوستوں کو پریشان نہیں کرنا چاہیئے

(۵) بالآخر میں پاکستان کے دوستوں کو قادیان کے دوستوں کا سلام پہنچانا چاہتا ہوں۔ سلام کے علاوہ وہ اپنے ان سب بھائیوں کو دلی ہمدردی کا پیغام بھی بھیجتے ہیں۔ جن کے عزیزوں اور رشتہ داروں نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے بعد پاکستان میں وفات پائی ہے۔ یعنی پسماندگان منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی مرحوم اور پسماندگان خان محمد اکرم خان صاحب شہید چارسدہ اور پسماندگان مولوی غلام حسین صاحب مرحوم ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز جھنگ اور پسماندگان والدہ صاحبہ کیپٹن ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب پشاور (یعنی اہلیہ صاحبہ بھائی عبد الرحیم صاحب درویش) اور پسماندگان اہلیہ صاحبہ حکیم محمد حسین صاحب قریشی مرحوم آف لاہور اور پسماندگان میاں رحمت اللہ صاحب مرحوم سنوری اور پسماندگان ڈاکٹر اقبال غنی صاحب مرحوم کراچی اور پسماندگان حافظ محمد امین صاحب سابق محلہ ناصر آباد قادیان حال کیمبلپور اور پسماندگان ڈاکٹر عفور الحق صاحب آف کوئٹہ اور قادیان کے دوست ان سب کے لئے دعا کرتے ہیں اور اسی طرح وہ اپنے پاکستانی بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی انہیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں وکان اللّٰہ معھم ومعنا اجمعین۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۵۵/۲/۱۰

بابا اللہ دتا صاحب درویش کا انتقال

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رتن باغ لاہور)

بابا اللہ دتا صاحب متوطن دوالمیال حال درویش قادیان کی تشویشناک علالت کی اطلاع الفضل میں چھپ چکی ہے اس کے بعد انہیں افاقہ ہو گیا تھا۔ چنانچہ اپنے کل کے نوٹ میں میں نے اُن کے افاقہ کا ذکر بھی کیا تھا۔ لیکن اس کے بعد اچانک قادیان سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملی ہے۔ کہ بابا اللہ دتہ صاحب موصوف کل بروز جمعہ بوقت پانچ بجے شام فوت ہو گئے ہیں۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔ دماغی ملیریا کے نتیجہ میں وہ کافی عرصہ بے ہوش بھی رہے لیکن اس کے بعد طبیعت کسی قدر سنبھل گئی۔ اور بے ہوشی کے آثار بھی جاتے رہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ صرف موت سے پہلے کا سنبھالا تھا۔ چنانچہ وہ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۵۵ء کی شام کو وفات پا کر اپنے آسمانی آقا کے حضور پہنچ گئے۔ قادیان میں یہ پانچویں درویش کی وفات ہے کیونکہ اس سے قبل حافظ نور الٰہی صاحب اور بابا بشیر محمد صاحب اور میاں سلطان احمد صاحب اور میاں مجید احمد صاحب ڈرائیور فوت ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب مرحوم دوستوں کی روحوں کو اپنے خاص فضل و رحمت کے سایہ میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین قادیان کے درویش اس وقت ایسے حالات میں سے گذر رہے ہیں۔ کہ میں خدا کے فضل سے یقین رکھتا ہوں کہ ان میں سے جو دوست اخلاص اور استقلال اور قربانی کے ساتھ اپنے عہد کو آخر تک نبھائیں گے وہ انشاء اللہ خدا سے خاص اجر پائیں گے۔ اور ان کے وہ رشتہ دار بھی جو اس قربانی میں ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ان کے معین و مددگار رہینگے۔ وہ بھی یقیناً تو اب سے محروم نہیں رہیں گے۔ میں بابا اللہ دتہ صاحب مرحوم کی وفات پر احباب قادیان اور احباب دوالمیال اور بابا صاحب مرحوم کے رشتہ داروں کے ساتھ تمام جماعت کی طرف سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۵۵/۲/۱۱

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ۱۸۹۱ء کو پورا کرنے والی پنجہزاری فوج

وعدوں کی آخری میعاد ۲۸ فروری ۱۹۵۵ء ہے

تحریک جدید کے دفتر اول اور دفتر دوم کے جہاد کبیر میں مخلصین اپنے وعدے اپنے مقدس امام کے حضور پیش کر رہے ہیں۔ ہندوستان کی جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب سے گذارش ہے کہ ابھی ایک کافی حصہ ہندوستان کی جماعتوں کا باقی ہے۔ جن کے وعدے حضور کے پیش نہیں ہوئے۔ گو وعدوں کی میعاد ۲۸ فروری تک ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ وعدہ آخر وقت میں ہی دیا جائے۔ جس قدر کوئی وعدہ اپنا جلدی پیش کرتا۔ اور جس قدر وعدہ کے بعد اپنی رقم جلد تر ادا کرتا ہے۔ اسی قدر وہ زیادہ ثواب لینے والا اور سلسلہ کو زیادہ فائدہ دینے والا ہے۔

بعض احباب کو شائد یہ خیال ہو۔ کہ جب تک گذشتہ سال کا وعدہ پورا ادا نہ کر لیں۔ اس وقت تک آئندہ سال کا وعدہ نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ درست نہیں۔ تحریک جدید کے جو مجاہد مہلت لے چکے ہیں۔ یا ان کا عزم بالجزم ہے کہ وہ مستقبل قریب میں اپنا وعدہ پورا ادا کر دیں گے۔ یا ان کا ارادہ ہے۔ کہ آئندہ سال کے ساتھ گذشتہ سال کا بقایا بھی قسط وار ادا کرتے جائیں گے۔ وہ دفتر اوّل کے سولہویں سال اور دفتر دوم کے چھٹے سال کا وعدہ کر سکتے ہیں۔ بلکہ دفتر اوّل میں تو ان کو بھی شامل کرنا چاہیئے۔ جو پہلے دس سال تک تو باقاعدہ ادا کرتے رہے مگر بعد میں کسی وجہ سے چھوڑ بیٹھے۔ انہیں اب سولہویں سال میں شامل ہونا ضروری ہے۔ تا وہ بھی انیس سال تک قربانی کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۱۸۹۱ء والی پیشگوئی کے پورا کرنے والے پنجہزاری فوج کے کامل سپاہی ہوں۔ دفتر دوم میں بھی جو پہلے پانچ سالوں میں کسی نہ کسی سال شامل تھے۔ لیکن اب نہیں۔ انہیں دفتر دوم میں شامل کیا جاوے۔ اور جو ابھی تک کبھی اس میں شامل نہیں ہوئے۔ انہیں کم سے کم ماہوار آمد کا بیس فی صدی لے کر شامل کرنا ضروری ہے۔ بمبئی کے ایک دوست جن پر گذشتہ دو سال کا تین صد روپیہ بقایا ہے۔ حضور میں سولہویں سال کا وعدہ -/۱۵۰ کا پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ حضور سے وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اس سال میں جس طرح بھی ہو سکے گا۔ تینوں سال کا -/۴۵۰ روپیہ ادا کر دونگا۔ اگرچہ مجھے خدانخواستہ قرض ہی لینا پڑے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور بضرور خواہ کچھ بھی حالات ہوں جیسا کہ پختہ ارادہ کر چکا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ پورا کر دوں گا۔

ایسے تمام دوست باوجود بقایا ہونے کے آئندہ سال کا وعدہ کر سکتے ہیں۔ اب تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں کہ دفتر اوّل یا دفتر دوم میں شامل ہوئے بغیر ایک احمدی بھی نہ رہے۔ دفتر اوّل میں وہی شامل ہو سکتے ہیں جن کی تشریح اوپر درج ہے۔

نوٹ:۔ دفتر اوّل اور دفتر دوم کے وعدوں کی فہرستیں الگ الگ کاغذ پر بنائی جائیں۔ اور براہ راست حضرت اقدس کے حضور ربوہ کے پتہ سے ارسال کی جاویں۔ بعض احباب قادیان ارسال فرماتے ہیں جو دیر سے ملتی ہیں۔ براہ راست ربوہ ارسال فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اعلان

جلسہ کے ایام میں ایک رضائی دفتر تعمیرات ربوہ میں قیام کرنے والے کسی مہمان کے ساتھ تبدیل ہو گئی ہے۔ اگر وہ دوست اس اعلان کو پڑھیں۔ تو جلد اطلاع دیں۔ مشکور ہوں گا۔

(حفیظ الرحمٰن واحد دفتر تعمیرات ربوہ)

درخواست دعا میری والدہ محترمہ اور میرا چھوٹا بھائی نصیر ایک ماہ بیمار ہیں۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ محمد لطیف احمد جماعت ہفتم رتن باغ لاہور)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۲۸۱ میں اللہ دتا ولد خوشی محمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال ساکن چک ۲۹ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ اپریل ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ (والد بزرگوار بقید حیات ہیں) اس وقت ماہوار آمد مبلغ پچاس روپے سکہ پاکستانی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم ۲۱ اپریل ۱۹۴۹ء العبد:۔ موصی بقلم خود اللہ دتا حال سرائے عالمگیر ضلع گجرات (فرقان) گواہ شد:۔ خلیل الرحمن خان موصی واقف زندگی ۲۱/۴/۴۹ گواہ شد عبدالمنان دہلوی موصی ۵۱۷۳ ۲۱/۴/۴۹

وصیت نمبر ۱۲۲۸۲ میں سلطان احمد ولد دین احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال ساکن محمود آباد سٹیٹ ڈاکخانہ کنری ضلع میرپور سندھ بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ اپریل ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں (قبلہ والد صاحب اسوقت بقید حیات ہیں) اس وقت ماہوار آمد مبلغ پچاس ۵۰/- روپے سکہ پاکستانی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی المرقوم ۲۱ اپریل ۱۹۴۹ء۔ العبد: موصی سلطان احمد حال سرائے عالمگیر ضلع گجرات "فرقان" نصرت۔ گواہ شد:۔ خلیل الرحمن خان موصی واقف زندگی ۲۱/۴/۴۹ گواہ شد: عبدالمنان دہلوی وصیت ۵۱۷۳ ۲۲/۴/۴۹

وصیت نمبر ۱۲۲۸۳ میں محمد شریف ولد عبدالقدیر قوم چھینبہ جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال ساکن تاررڈ ڈاکخانہ کوٹلی فقیر چند ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ اپریل ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت ماہوار آمد مبلغ پچاس ۵۰/- روپے سکہ پاکستانی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم ۲۱ اپریل ۱۹۴۹ء العبد: موصی محمد شریف بقلم خود حال سرائے عالمگیر ضلع گجرات "فرقان" نصرت۔ گواہ شد خلیل الرحمن خان موصی واقف زندگی ۲۱/۴/۴۹ گواہ شد عبدالمنان دہلوی وصیت ۵۱۷۳

وصیت نمبر ۱۲۲۸۴ میں قادر بخش ولد الہی بخش قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال ساکن بستی رنداں ڈاکخانہ کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازیخاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ اپریل ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے (والد بزرگوار بقید حیات ہیں) اسوقت ماہوار آمد مبلغ پچاس روپے سکہ پاکستانی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی المرقوم ۲۱ اپریل ۱۹۴۹ء۔ العبد:۔ موصی قادر بخش بقلم خود احمدی حال سرائے عالمگیر ضلع گجرات "فرقان" نصرت۔ گواہ شد خلیل الرحمن خان موصی واقف زندگی گواہ شد:۔ عبدالمنان دہلوی وصیت ۵۱۷۳ ۲۱/۴/۴۹

وصیت نمبر ۱۲۲۸۶ میں شریف احمد ولد نبی بخش قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال اندازاً گرجھاکھ نوالی) ڈاکخانہ خاص تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ اسوقت ماہوار آمد مبلغ پچاس ۵۰/- روپے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ (۱/۱۰) پانچ روپیہ حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط المرقوم العبد:۔ موصی شریف احمد بقلم خود یکم مئی ۱۹۴۹ء گواہ شد:۔ محمد عبداللہ بٹالوی کمانڈر نصرت کمپنی گواہ شد ۲ اللہ دتا حوالدار نصرت کمپنی۔

وصیت نمبر ۱۲۳۰۸ میں غلام قادر ولد لال دین پیشہ زمینداری عمر ۳۶ سال چک ۱۶۰ مراد ڈاکخانہ فقیروالی ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ مئی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے نام ۶۲ ۱/۲ ایکڑ زمین اپنے بھائیوں کے ساتھ مشترکہ کھاتہ سے ۱/۳ حصہ تقسیم ہے اسکی قیمت اسوقت کے ریٹ کے لحاظ سے ۵۰۰۰/- روپیہ بنتی ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان پنجاب ضلع گورداسپور حال ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میں اس حصہ کی قیمت اپنی زندگی میں ادا کر دوں یا میرے مرنے کے بعد میرے رشتہ دار اس قیمت کو ادا کر دیں تو انجمن کا اس زمین سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔ بصورت دیگر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کو کلی اختیار ہوگا کہ میری وصیت شدہ جائداد سے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت حاصل کر سکے یا ۱/۱۰ حصہ جائداد کو اپنی تحویل میں لے سکے۔ اس بارہ میں کسی رشتہ دار کو میری طرف سے کوئی حق نہیں ہوگا۔ اور میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ سال بسال ادا کرتا رہوں گا۔ اسکے علاوہ میری منقولہ جائداد کی قیمت مبلغ ۷۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر بوقت وفات میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں اس وصیت حصہ سے ادا کر کے صدر انجمن احمدیہ سے رسید حاصل کرلوں۔ تو وہ رقم اس حصہ وصیت سے منہا سمجھی جائے گی۔ بقلم خود غلام قادر چک ۱۶۰ مراد مورخہ ۳/۵/۴۹ گواہ شد سید نذیر احمد انسپکٹر بیت المال حلقہ بہاولپور ۳/۵/۴۹ گواہ شد:۔ چوہدری محمد عبداللہ برادر حقیقی چوہدری غلام قادر موصی ہذا۔ محمد عبداللہ بقلم خود ۳/۵/۴۹

وصیت نمبر ۱۲۳۴۳ میں عبدالرزاق ولد جان محمد خاں قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ و تجارت عمر ۳۲ سال ساکن ۔۔۔ حال بھلوال منڈی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت آمدنی ماہوار ۲۰۰/- روپیہ ہے جس کا میں ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد مرنے کے وقت ثابت ہوئی تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسلئے بحق صدر انجمن احمدیہ یہ وصیت تحریر کر دیتا ہوں۔ فقط عبدالرزاق خاں ولد جان محمد خاں ساکن منڈی بھلوال ضلع سرگودھا۔ گواہ شد الیاس الدین انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا۔ گواہ شد:۔ فضل کریم ولد میاں محمد امین پراچہ کارخانہ شورہ بھلوال

وصیت نمبر ۱۲۳۵۰ میں اللہ رکھا ولد خیرالدین قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال ساکن دتا زید کا ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ فی الحال میری کوئی جائداد نہیں۔ میں فرقان فورس میں ملازم ہوں۔ میری ماہوار آمد پچاس روپے ہے۔ جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ جس کو میں انشاء اللہ ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ اللہ رکھا بقلم خود مستقل خادم فرقان فورس۔ گواہ شد:۔ عبدالقدیر مولوی فاضل واقف زندگی تحریک جدید امام برکت فرقان فورس۔ گواہ شد:۔ عنایت اللہ مجاہد ۵۲۱۵ برکت کمپنی فرقان فورس

وصیت نمبر ۱۲۳۵۲ میں غلام محمد ولد عبدالرحمن قوم شیخ پیشہ زمیندارہ و ملازمت فرقان فورس عمر ۲۲ سال ساکن ماڑی کرم سنگھ والی ڈاکخانہ جھنڈو اکرام ضلع میرپور سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ فی الحال میری کوئی جائداد نہیں۔ میں فرقان فورس میں ملازم ہوں۔ میری ماہوار آمد مبلغ پچاس روپیہ ہے جسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ جس کو میں انشاء اللہ ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بقلم خود غلام محمد مجاہد نمبر ۵۱۷۳ مستقل خادم فرقان فورس گواہ شد عبدالقدیر مولوی فاضل واقف زندگی تحریک جدید امام برکت فرقان فورس گواہ شد:۔ بشیر احمد ملک محمود آبادی معرفت ملک عبدالغنی احمدیہ جماعت محمود آباد جہلم حال فرقان فورس

وصیت نمبر ۱۲۳۷۸ میں محبوبہ خاتون چودھرانی زوجہ مولوی محمد اسداللہ صاحب احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال ساکن سعیدہ باد ڈاکخانہ کالی بھجو نے گر ضلع ڈھاکہ صوبہ مشرقی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جولائی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) میرا نکاح اسوقت ہوا تھا جبکہ ہم غیر احمدی تھے۔ اسلئے میرے والد بزرگوار نے خاندانی دستور کے مطابق مبلغ ۵۰۰۰/- پانچ ہزار روپے حق مہر پر میرا نکاح کیا تھا۔ اور یہ مہر فریقین کے فیصلہ شدہ ہے۔ مگر اسکے بعد جب ہم میاں بیوی احمدی ہوئے تب میرا حق مہر خاوند محترم کے حیثیت سے بہت زیادہ محسوس کر کے ہم دونوں آپسمیں مشورہ کرتے ہوئے ۵۰۰۰/- کی بجائے ۲۰۰/- روپیہ حق مہر فیصلہ کیا اور یہ رقم مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ابھی بذمہ خاوند محترم کے ہیں۔ زیورات میں سے اسوقت جو میرے پاس موجود ہے وہ یہ ہے:۔

(۱) ہاتھ کے طلائی چوڑی چار عدد وزن ۲ تولہ قیمت اندازاً ۲۰۰/- روپیہ

(۲) کان کے " دول ایک جوڑی وزن ۱/۲ تولہ قیمت " ۵۰/- "

(۳) " " " بارنگ ایک جوڑا " ۱/۴ " " " ۲۵/- "

(۴) گلے کے طلائی دانہ تاویز چار عدد وزن ۱/۴ " " " ۲۵/- "

(۵) ناک پھول طلائی ایک عدد وزن ۲ رتی قیمت " ۱۰/- "

کل میزان: ۳۱۰/- "

لہذا زیورات کی قیمت ۳۱۰/- روپے اور حق مہر ۲۰۰/- روپے کل ۲۳۱۰/- روپے بنتا ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ دستخط محبوبہ خاتون بزبان بنگالی C/O Maulvi MD. Asdullah. officer S.D.O. Dredger

گواہ شد:۔ ۱ سید سعید احمد عفی عنہ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد ۲:۔ Mohd Asdullah C/O S.D.O. Dredger New Chashara P.O. Naragangonj Dacca E. Pakastan 12-6-49

وصیت نمبر ۱۲۳۹۳ میں سید سعید احمد شاہ ولد سید محمد صاحب قوم سید پیشہ واقف زندگی عمر ۲۲ سال ساکن کنری ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جون ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت ماہوار (الاؤنس) ۷/۸/- روپے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ (پاکستان) کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ (پاکستان) ہوگی العبد: سید سعید احمد بقلم خود واقف زندگی۔ گواہ شد اقبال احمد خاں ایاز واقف زندگی سکرٹری مال کنری سندھ ۱۲/۶/۴۹ گواہ شد ۲ محمد اسمعیل واقف زندگی کنری سندھ جننگ فیکٹری کنری ۱۲/۶/۴۹ گواہ شد ۳ مستری محمد صدیق واقف زندگی سندھ جننگ فیکٹری کنری ۱۲/۶/۴۹

(بقیہ صفحہ ۲)

ہم چاہتے ہیں۔ کہ ان کی توبہ ضرور قبول کر لی جائے۔ اور ان کو ضرور اصلاح کا موقعہ دیا جائے۔ آخر وہ بھی اسی زمین کے بیٹے ہیں۔ میر آقائے دوجہان سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان پر پورا پورا اعتبار کیا جائے۔

اسے خفنل کرتے نہیں لگتی بار
نہ ہو اس سے مایوس اُمید وار

آخر میں معاصر سے اتنا عرض کرتے ہیں۔ کہ ان کے نادان دوست نہ بنیں اور ان کو پاکستان میں مذہبی تفرقہ اندازی سے اناوگی پھیلانے پر آفرین آفرین کا نعرہ نہ لگائیں اور نہیں تو قائد اعظم کا ہی خیال کریں کہ اس نے کس محنت سے پاکستانی قوم کی شیرازہ بندی کی تھی۔ احمدی اگر برے ہیں۔ تو احراری تو ان پر بہت ظلم کر چکے ہیں۔ کچھ تو خدا تعالیٰ پر بھی چھوڑ دیں۔ اگر احمدی قصوروار ہیں۔ تو وہ ضرور ان سے سمجھ لے گا۔ یہ اس کے اپنے دین کا معاملہ ہے کیا اس کو اپنے دین کے لئے احراریوں جتنی بھی نعوذ باللہ غیرت نہیں۔ اس کا قانون قدرت تو ذرہ ذرہ کا حساب لیکر چھوڑتا ہے۔ ہم پھر عرض کرتے ہیں۔ کہ آپ ان کے نادان دوست نہ بنیں اور ان کو طرح نہ دیں آپ اُن کے ساتھ اخطرناک دشمنی کر رہے ہیں۔ وہ کوئی تبلیغ اسلام نہیں کر رہے۔ تبلیغ کرنے والوں کے یہ طور نہیں ہوتے ہیں۔ اور عوام نادان نہیں ہیں کہ پہچان نہ سکیں اب دنیا اور بھی بدل گئی ہے۔

امریکی اور برطانوی شہریوں پر ہنگری میں مقدمہ

ویانا ۱۱ فروری۔ ہنگری کی وزارت عدل نے اعلان کیا ہے۔ کہ سٹینڈرڈ الیکٹرک کمپنی کے برطانوی نمائندہ مسٹر ایڈگر سینڈرس پر جاسوسی اور تخریب کے الزام میں ۱۷ فروری کو مقدمہ چلایا جائے گا۔

برطانوی وزیر لوڈ الیسیٹ کی اُن سے ملاقات کی مسلسل کوششوں کے باوجود مسٹر سینڈرس ۲ مہینوں سے اس طرح زیر حراست ہیں۔ کہ کسی سے ملنے کی ان کو اجازت نہیں ہے۔ ان میں الزامات میں انٹرنیشنل ٹیلی گراف اینڈ ٹیلیفون کمپنی نیویارک اسٹینڈرڈ الیکٹرک کمپنی جس کی شاخ ہے کے امریکی نائب صدر مسٹر رابرٹ ڈگر اور کمپنی کے پانچ دوسرے سرکردہ نگران افسر بھی ملزم ہیں۔ (اسٹار)

اشتراکیت کے خلاف اسلام اور مسیحیت کا مشترکہ دفاع

مصری وٹیکن معاہدہ کے قرائن

لنڈن ۱۱ فروری - قرینہ ہے کہ اشتراکی مادہ پرستی کے خطرات کے خلاف مسلمان اور رومن کیتھولک کلیسیا مشترکہ محاذ قائم کریں گے - کل "ٹائمز" نے یہ انکشاف کیا ہے اور بتایا ہے کہ مصری وزیر متعینہ ویٹیکن فی الحال معاہدہ کے متعلق گفتگو کے لئے قاہرہ آئے ہوئے ہیں

اخبار مذکور کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ توقع ہے کہ وزیر آئندہ ہفتہ روم واپس آئیں گے اور ایسے مشترک محاذ کے قیام کے لئے مشورے کر آئیں گے جس میں مسلمان اور کیتھولک اپنے اپنے مذہب کو الحاد کے خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے باہمی تعاون کر سکیں - یہاں کے مبصرین ایک مسیحی تبلیغی ادارہ کی جانب سے شائع شدہ ایک نوٹ کو جس میں اسلام اور مسیحیت پر بحث کی گئی ہے اس کا مزید ثبوت تصور کر رہے ہیں کہ رومن کیتھولک کلب ایسی تجویز کو پسند کرے گا -

اس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ اب دوسروں کے خیالات کے متعلق اسلام کا رویہ زیادہ مفاہمانہ ہے اور نئے امکانات سے واقفیت کی وجہ سے وہ ہر شعبہ میں عمل کی زیادہ آزادی کے لئے کوشاں ہے - نوٹ میں بتایا گیا کہ یہاں اسلام اور مسیحیت کے درمیان اشتراک قائم ہو سکتا ہے - مذہب پرست مسلمان مغرب کے باشندوں سے بہت زیادہ واضح طور پر ان خطرات کو محسوس کر رہے تھے - جو اشتراکیت سے مذہب کے لئے پیدا ہو گئے ہیں - لنڈن میں "ٹائمز" کے نامہ نگار کی اس رپورٹ کو روسی مذہب کش پالیسی کی تجدید کی حالیہ اطلاعوں سے ملایا جا رہا ہے - جس کے ساتھ روس کے مسلم علاقوں سے بغاوت کی بھی اطلاع موصول ہوئی تھی - اور یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ حال ہی میں اشتراکیت کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنے کی درخواست ویٹیکن نے دوسرے عیسوی کلیساؤں سے بھی کی تھی - (اسٹار)

روس آرام دہ جہازوں کا بیڑا تیار کر رہا ہے

برلن ۱۱ فروری - یہاں موصول شدہ اطلاعات کے مطابق جنگ کے بعد جرمنی کے جہاز روس کے حوالہ کئے گئے تھے - ان سے وہ آسائشی جہازوں کا ایک بیڑہ تیار کر رہا ہے - کہا جاتا ہے کہ ان جہازوں میں شمالی جرمنی کے لائنڈ لائن کے ۳۴ ہزار ٹن والا فلیگ شپ بھی شامل ہے جس کا نام بدل کر کسی روسی امیر البحر کے نام پر رکھا گیا ہے - تجارتی جہازوں کا یہ نیا بیڑا شمالی جرمنی سے جہازوں کے کارخانوں میں تیار ہو رہا ہے - (اسٹار)

۳۰ ہزار جرمن چیکوسلواکیہ چھوڑ رہے ہیں

جنیوا ۱۱ فروری - بین الاقوامی ریڈ کراس نے اطلاع دی ہے کہ جرمن نسل کے ۳۰ ہزار افراد کو جنہوں نے اپنے رشتہ داروں کے پاس جرمنی چلے جانے کی خواہش کی تھی آئندہ چند مہینوں میں چیکوسلواکیہ سے روانگی کی اجازت مل جائیگی طویل مذاکرات کے بعد جرمنی میں امریکہ کے قابض حکام اور چیک وزارت داخلہ کے درمیان یہ بات طے پائی ہے - (اسٹار)

مزدور کم لیکن کوئلے کی پیداوار میں

ساٹھ لاکھ ٹن کا اضافہ

لنڈن ۱۱ فروری - اس سال برطانیہ میں کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد معمول سے سولہ ہزار کم تھی - اس کے باوجود انہوں نے پچھلے سال کے مقابلہ پر ساٹھ لاکھ ٹن زیادہ کوئلہ نکالا اس عظیم الشان کارنامے کی وجہ یہ ہے کہ بہتر طریقوں زیادہ مشینری اور مزدوروں کے بلند حوصلے نے مل کر پیداوار بڑھانے میں مدد دی - (ا - پ - س)

شاہ فاروق ۳۰ سال کے ہو گئے

لنڈن ۱۱ فروری - آج مصر کے شاہ فاروق کی تیسویں سالگرہ کے موقعہ پر برطانیہ کے عوام انہیں دوستانہ خراج تحسین ادا کر رہے ہیں - گذشتہ چند دنوں سے یہاں کے عوام مصری عوام کی سماجی اور اقتصادی ترقی کیلئے شاہ فاروق کی عملی کوششوں کو سراہ رہے ہیں اور ان کی سالگرہ کے موقعہ پر خیر سگالی کے جذبات کی بڑی وجہ حال میں مسٹر بیون کا دوستانہ خیر مقدم - اور اینگلو مصری فضا میں اصلاح ہے - (اسٹار)

سندھ اور کراچی کی صوبائی اسکاؤٹ ریلی

حیدر آباد (سندھ) ۱۱ فروری - مسٹر طفیل محمد کلکٹر نے یہاں کل پہلی سندھ کراچی صوبائی اسکاؤٹ ریلی کا افتتاح کیا - اسکاؤٹ تحریک میں طلباء کی بڑھتی ہوئی دلچسپی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے نوجوانوں کو تلقین کی کہ وہ زیادہ تعداد میں اس خدمت خلق کرنے والے ادارہ میں شریک ہوں - آپ نے ریلی میں تمام شریک ہونے والوں کا شکریہ ادا کیا - آج مقابلے اور مظاہرے ہوں گے - مختلف مقابلوں میں جیتنے والوں کیلئے چار انعام رکھے گئے ہیں - ایک چھوٹی خوشنما نمائش کا بھی انتظام کیا گیا ہے - جس میں خیرپور کے اسکاؤٹوں کی اشیاء نمایاں ہیں - (اسٹار)

چین کی اشتراکی جماعت میں انتشار پھیلنے کے امکانات بڑھ رہے ہیں

ماؤزے تنگ کی طویل غیر حاضری پر تشویش کا اظہار!

ہانگ کانگ ۱۱ فروری - اشتراکی لیڈر ماؤزے تنگ اور ان کے وزیر اعظم چاؤ این لائی کے طویل قیام ماسکو کی وجہ سے چین کی اشتراکی جماعت میں پھوٹ پڑنے کے امکانات روشن ہوتے جا رہے ہیں پیکنگ سے جو خبریں مل رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں اس متوقع انتشار پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے - یہ بات آ رہی تھی کہ ماؤ کریملن سے سودا کرنے میں مصروف ہیں - ان ذرائع کا کہنا ہے کہ بین الاقوامی "اشتراکی اور "قومی" گروہ کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں - موخر الذکر کو اس طریق کار کے متعلق شبہ تھا - کہ ایسی حالت میں مذاکرات جاری رہیں - جب کہ روسی مطالبوں سے چین کے قومی مفاد کو نقصان پہنچ رہا ہے

کریملن میں مذاکرات کی طوالت کے ساتھ ساتھ قوم پرست طبقہ کی طاقت بڑھتی جا رہی ہے - خصوصاً ایسی افواہوں کی وجہ سے کہ اسٹالن سخت سودا کرنا چاہتے ہیں - اور ماؤ اور چاؤ سے سخت مطالبات کر رہے ہیں - جن میں مشرقی شمالی صوبوں پر روسی قبضے اور شمالی چین کے سواحل پر روسی اقتدار شامل ہیں -

اس وقت بین الاقوامی جماعت ایسی صورت حال سے دوچار ہے جہاں کہا جا رہا ہے - کہ کریملن کی گفتگو تعطل کے نقطہ پر پہنچ چکی ہے - کیونکہ روسی شرائط ماؤ کے لئے قطعاً ناقابل قبول ثابت ہوئی ہیں -

اس امر کی جانب بھی اشارہ ہو رہا ہے کہ اگرچہ چین سے آئے ہوئے معزز مہمانوں کا بظاہر ہر طرح احترام ہو رہا ہے - وہ ان دنوں زیر حراست ہیں - کہ معاہدہ مکمل کئے بغیر روسی دار الحکومت سے روانگی کی اجازت انہیں نہیں مل سکتی ہے - اگرچہ چین میں بین الاقوامی جماعت ہی اب تک برسر اقتدار ہے - لیکن بغاوت فرد کرنے کی احتیاطی کارروائیوں کی بھی اطلاع موصول ہوتی ہے - ان کارروائیوں میں وسیع پیمانہ پر فوجی مشق شامل ہے جو بظاہر فارموسا پر حملہ کی تیاری کے سلسلہ میں کی جا رہی ہے - (اسٹار)

"دنیا کی چھت" پر روشنی

کلکتہ ۱۱ فروری - ہمالیہ کے پہاڑوں میں واقع تبت کے دار الحکومت لہاسہ میں عنقریب پہلی دفعہ برقی روشنی کا انتظام ہونے والا ہے - تبت کے حکام نے بھی دورہ پر آئے ہوئے کے ابتدائی انتظامات کے لئے ۵۰ ہزار پاؤنڈ کے ٹھیکہ کی منظوری دیدی ہے (اسٹار)

شام کی نشریاتی طاقت میں اضافہ

دمشق ۱۱ فروری - برطانیہ سے آیا ہوا ریڈیو کا نیا ساز و سامان دمشق کی نشرگاہ کو مزید طاقت ور بنا دے گا - چند ماہ سے کم عرصے میں ہی ۲۰ کیلوواٹ کی بجائے ۵۰ کیلوواٹ کی طاقت پر اپنا پروگرام نشر کرنے لگے گا - ڈاک اور وائرلیس کے محکمہ کے ایک اعلیٰ افسر نے اسٹار کو بتایا کہ لنڈن سے بہت سا سامان پہنچ چکا ہے (اسٹار)

شامی پاکستانی تکنیکی تعاون

دمشق ۱۱ فروری - شام کے وزیر زراعت اور پاکستان کے مدار المہام متعینہ شام کے درمیان ملاقات کے دوران میں ایسے باہمی تکنیکی تعاون کے متعلق گفتگو ہوئی - جس سے شام اور پاکستان کی زراعت میں ترقی ہو سکتی ہے (اسٹار)

۵۰ ہزار ٹن ریلوے لائن کیلئے اشتراکی چین کا آرڈر!

بورڈ آف ٹریڈ صورت حال پر غور کر رہا ہے

لنڈن ۱۱ فروری - معلوم ہوا ہے - کہ برطانوی بورڈ آف ٹریڈ اس امر پر غور کر رہا ہے کہ کیا برطانیہ اشتراکی چین کو پچاس ہزار ٹن ریل کی لائنیں مہیا کر سکتا ہے جب امریکہ کی درخواست پر مغربی جرمنی کی کمپنیوں نے یہ آرڈر قبول کرنے سے انکار کر دیا تو چینیوں نے اس کے متعلق برطانوی ریل سازوں کی انجمن سے استفسار کیا - امریکہ نہیں چاہتا - کہ مارشل امداد حاصل کرنے والے ممالک اشتراکی ملکوں کو بعض قسم کے جنگی سامان مہیا کریں جن میں لوہا بھی شامل ہے - برطانیہ سے استفسار نے ایک خیال قائم کر دی ہے - اگرچہ لائنوں کے لئے برآمدی لائسنس کی ضرورت نہیں ہے - لیکن برطانوی آئرن اینڈ اسٹیل فیڈریشن برآمدی کوٹے کا اصول برتتا ہے - اس لئے کہ برآمد کے لئے بہت کم مقدار مہیا ہو سکتی ہے - معلوم ہوا ہے کہ ریل سازوں نے فیڈریشن سے مشورہ کیا جنہوں نے بورڈ آف ٹریڈ سے فیصلہ کی درخواست کی ہے - (اسٹار)

جرمنی نے تپ دق کی نئی دوا دریافت کی ہے

لنڈن ۱۱ فروری - لانسٹ کا کہنا ہے کہ تپ دق کی نئی جرمن دوا کا برطانیہ میں تجربہ کیا جا رہا ہے اگرچہ اس میں شبہ ہے کہ یہ دو سابق دوائیں پی - اے - ایس اور اسٹرپٹومائیسین جتنی مفید ثابت ہوگی یہ دوا ٹی - بی - آئی ۶۹۸ کہلاتی ہے (اسٹار)

لیک سیکسیس ۱۱ فروری - لیک سیکسیس کے حلقے یہ ظاہر کرتے ہیں - کہ بیت المقدس محدود بین الاقوامیت کے متعلق جنیوا میں عربوں کی شدید مخالفت ٹھہرایا منصوبہ کو متاثر نہیں کرے گی - معلوم ہوا ہے کہ اسرائیلی اس منصوبہ کو بنیاد مان کر مذاکرات کے لئے تیار ہیں